دیوار کو توڑنا

لٹل راک نائن (سیاہ فام طلباء) کی جدوجہد

مارک انتھونی
تصویر : ایلین لوکاس
ترجمہ : ابوابو زوہان





دیوار کو توڑنا

لٹل راک نائن (سیاہ فام طلباء) کی جدوجہد

مارک انتھونی
تصویر : ایلین لوکاس
ترجمہ : ابوابو زوہان

مصنف کا نوٹ

زیادہ عرصہ نہیں گزرا، جب قوانین نے کئی مقامات پر سیاہ فام اور سفید فام امریکیوں کو الگ رکھا۔ اسے نسلی علیحدگی (segregation) کہا جاتا تھا۔ وہاں صرف سفید فاموں کے لیے انتظار گاہیں، پانی پینے کے فوارے، بسیں اور ہوٹل تھے۔ "صرف رنگ دار لوگوں کے لیے" کے بورڈ سیاہ فام لوگوں کو چھوٹی اور گندی جگہوں کی طرف بھیجتے تھے۔

سفید فام اور سیاہ فام بچوں کے لیے الگ الگ اسکول تھے۔ سیاہ فام بچوں کے اسکول تقریباً ہمیشہ پرانے اور چھوٹے ہوتے تھے۔ انہیں وہ کتابیں استعمال کرنی پڑتی تھیں جو سفید فام بچوں کے اسکول مزید استعمال نہیں کرنا چاہتے تھے۔

1954 میں، ریاستہائے متحدہ کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ نسلی بنیادوں پر الگ کیے گئے اسکول غلط ہیں۔ بچوں کو صرف ان کی جلد کی رنگت کی وجہ سے الگ نہیں رکھا جا سکتا اور نہ ہی انہیں اچھی تعلیم سے محروم کیا جا سکتا ہے۔

1957 میں، لٹل راک، آرکنساس میں، نو سیاہ فام طلباء کو سیاہ فام بچوں کے ہائی اسکول سے سفید فاموں کے ہائی اسکول، سینٹرل ہائی، میں منتقل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا۔ وہ لٹل راک نائن کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہ ان کی کہانی ہے۔

لٹل راک نائن کے نام، اور امریکہ بھر کے اسکولوں میں تمام نسلوں کے بچوں کے نام، جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ لوگوں کو الگ رکھنے والی دیواریں غلط ہیں۔ میں خاص طور پر یہ کتاب شکاگو کے مورگن پارک ہائی اسکول کے طلباء کے نام منسوب کرتا ہوں، جہاں میں نے یہ سبق سیکھا تھا۔ —ای۔ ایل۔



ایک گاڑی لٹل راک، آرکنساس کی ایک پرسکون سڑک پر آہستہ آہستہ آگے بڑھی۔

جب ڈرائیور نے وہ گھر دیکھا جس کی وہ تلاش کر رہا تھا، تو اس نے رفتار اور بھی دھیان سے کم کر دی۔

یہ ایل سی اور ڈیزی بیٹس کا گھر تھا۔

وہ شہر میں افریقی-امریکیوں کے ایک اخبار کے مالکان تھے۔

اچانک، گاڑی کے اندر سے کسی نے پتھر پھینکا۔

وہ بیٹس کے گھر کی سامنے والی کھڑکی کو توڑتا ہوا اندر جا گرا۔

شیشہ ٹوٹنے کی آواز کے بعد کتوں کے بھونکنے اور بچوں کے رونے کی آوازیں آئیں۔

اور ساتھ ہی گاڑی میں سوار مردوں کے ہنسنے کی آواز آئی جب وہ تیزی سے فرار ہو گئے۔

گھر کے اندر، کوئی بھی نہیں ہنس رہا تھا۔

پتھر صوفے پر بیٹھی ڈیزی بیٹس کو بس لگنے ہی والا تھا۔

انہوں نے فرش پر بکھرے شیشے کو دیکھا۔

وہ جانتی تھیں کہ پتھر پھینکنے والے لوگ انہیں ڈرانا چاہتے تھے۔

وہ چاہتے تھے کہ وہ سینٹرل ہائی جانے والے سیاہ فام طلباء کی مدد کرنا چھوڑ دیں۔

لیکن وہ خوفزدہ نہیں ہوئیں۔

وہ ان طلباء کی مدد کرنے اور نسلی علیحدگی کو ختم کرنے کے لیے پرعزم تھیں، یعنی وہ قوانین جو سیاہ فاموں اور سفید فاموں کو الگ رکھتے تھے۔





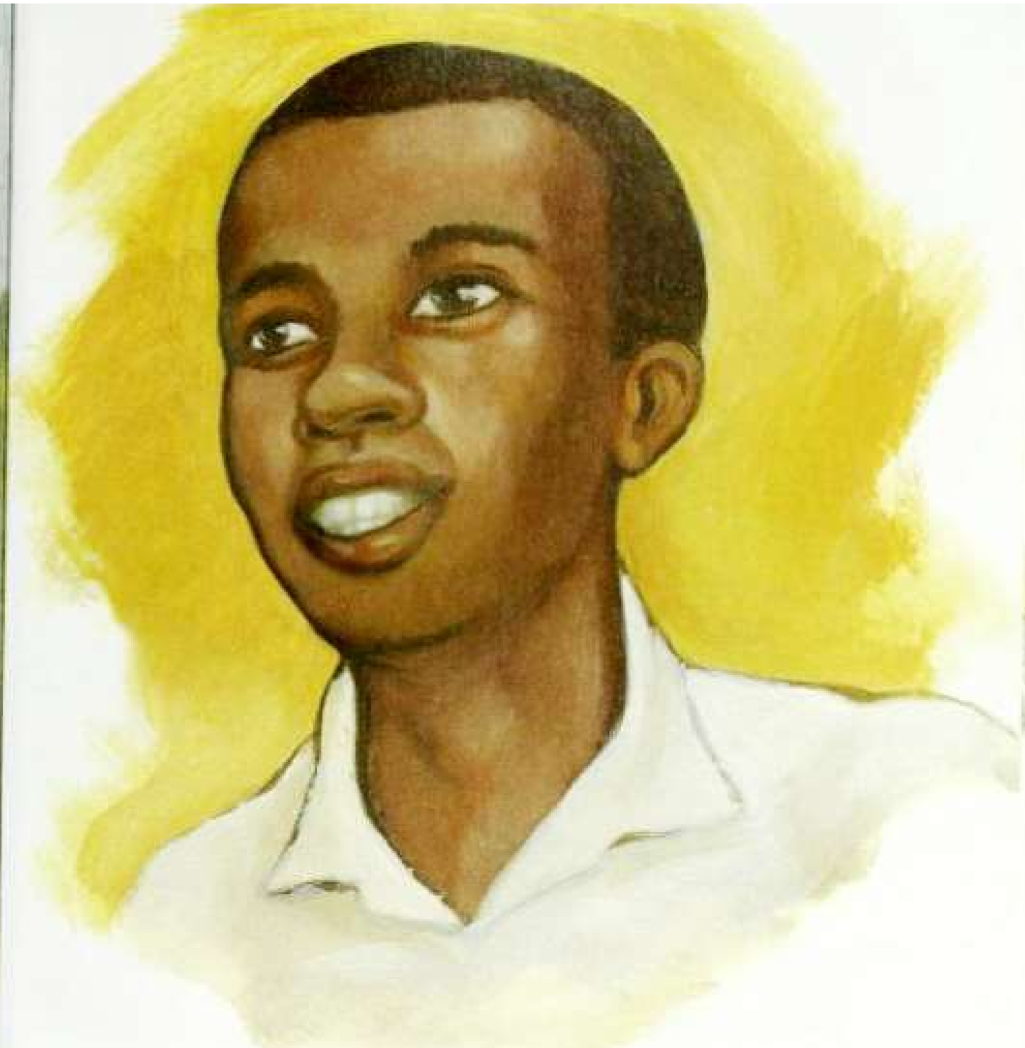
سینٹرل ہائی بہت بڑا تھا۔

یہ اکیلا ہی شہر کے ایک پورے بلاک پر واقع تھا۔

اس میں کلاس رومز کی پانچ منزلیں تھیں اور دو ہزار سے زیادہ طلباء تھے۔

اب ان میں سے نو سیاہ فام ہوں گے۔

اگر آپ چاہیں تو میں مزید مدد کر سکتا ہوں :



ان میں سے ایک ارنسٹ گرین تھے۔

یہ ان کا ہائی اسکول کا آخری سال ہونا تھا۔

وہ سینٹرل سے گریجویٹ ہو کر کالج جانا چاہتے تھے۔



ٹیرنس رابرٹس خوش مزاج اور ذہین تھے۔

وہ ہمیشہ لوگوں کو مسکرانے کے لیے باتیں سوچ سکتے تھے۔

الزبتھ ایکفورڈ کو سلائی کرنا پسند تھا۔

اسکول شروع ہونے کا انتظار کرتے ہوئے، انہوں نے پہننے کے لیے ایک نیا لباس تیار کیا۔



دیگر طلباء میں سے چھ گیارہویں جماعت میں تھے۔

منی جین براؤن بہت زندہ دل تھیں۔

انہیں لوگوں کو ہنسانا پسند تھا۔

انہیں گانا گانا بھی پسند تھا۔



میلبہ پٹیلو خوبصورت تھیں اور بہت سی چیزوں میں اچھی
کارکردگی دکھاتی تھیں۔
وہ جانتی تھیں کہ سینٹرل میں ان کا انتظار کرنے کے لیے
"مواقع کی پانچ منزلیں" موجود ہیں۔



تھلما مدرشیڈ چھوٹے قد کی اور دبلی پتلی تھیں اور ان کا دل کمزور تھا۔
لیکن ان کا دماغ بہت مضبوط تھا۔
گلوریا رے ان چیزوں کے بارے میں دھیمے لہجے میں بات کرتی
تھیں جو ان کے لیے اہم تھیں۔



جیفرسن تھامس اور کارلوٹا والزدسویں جماعت میں تھے۔
جیف اپنے پرانے اسکول کے سب سے تیز دوڑنے والوں میں سے ایک تھے۔
کارلوٹا اسٹوڈنٹ کونسل کی رکن تھیں۔

تمام نو طلباء خوش اخلاق اور محنتی تھے۔
وہ سب سینٹرل ہائی جانے کے لیے پرجوش تھے۔
وہ جانتے تھے کہ انہیں اسکول کی ٹیموں اور کلبوں میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔
منی جین گلی کلب (gleeclub) میں گانا نہیں گا سکتی تھی۔
جیف ٹریک ٹیم میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔
ارنسٹ بینڈ میں اپنا سیکسوفون نہیں بجا سکتا تھا۔
سیاہ فام طلباء صرف کلاس میں جا سکتے تھے۔
"لیکن یہ بھی ایک بڑی بات ہوگی،"
ارنسٹ نے دوسروں کا حوصلہ بڑھایا۔



لیبر ڈے (یومِ مزدور) پر، گورنر فوبس نے ریڈیو اور ٹی وی پر خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ سینٹرل ہائی کے باہر فوجی کھڑے ہیں۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ سیاہ فام طلباء کو سینٹرل ہائی نہیں جانا چاہیے۔

میلبہ کی دادی نے کہا، "وہ مصیبت کھڑی کر رہا ہے۔"



بہت سے سفید فام جنوبی باشندے نسلی علیحدگی کا خاتمہ نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

وہ سفید فام بچوں کے ساتھ اسکول میں سیاہ فام بچوں کو نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

ان میں سے کچھ اس بارے میں بات کرنے کے لیے آرکنساس کے گورنر، اورول فوبس کے پاس گئے۔



اس دن صرف سفید فام طلباء سینٹرل گئے۔

سیاہ فام طلباء گھر پر ہی رہے۔

وہ کسی قسم کی مصیبت نہیں چاہتے تھے۔

لیکن وہ تعلیم ضرور حاصل کرنا چاہتے تھے۔

اور سینٹرل ہائی کو ان کا اسکول بھی ہونا چاہیے تھا۔

میلبہ کی دادی ٹھیک کہہ رہی تھیں۔

اگلی صبح، سینٹرل ہائی پر لوگوں کا ایک ہجوم جمع ہوگیا۔

ہیلمٹ اور بندوقوں کے ساتھ فوجی عمارت کے گرد خاموشی سے کھڑے تھے۔

وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے جنگ کے لیے تیار ہوں۔

کیا سینٹرل ہائی پر کوئی معرکہ آرائی ہونے والی تھی؟

اس رات دیر گئے،
مسز بیٹس نے الزبتھ کے سوا تمام طلباء کو فون کیا۔
ان کے خاندان کے پاس فون نہیں تھا۔
مسز بیٹس اگلے دن ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گی۔
انہوں نے دوسروں سے کہا کہ وہ صبح سینٹرل سے کچھ بلاکس کے فاصلے پر ملیں۔

پھر وہ مل کر اسکول پیدل جائیں گے۔
بدھ کی صبح،
نو میں سے سات طلباء منصوبے کے مطابق ملے۔
دو مذہبی رہنما(ministers)ان کے آگے آگے چل رہے تھے۔
ایک سفید فام تھے، ایک سیاہ فام تھے۔
دو مزید ان کے پیچھے چل رہے تھے۔





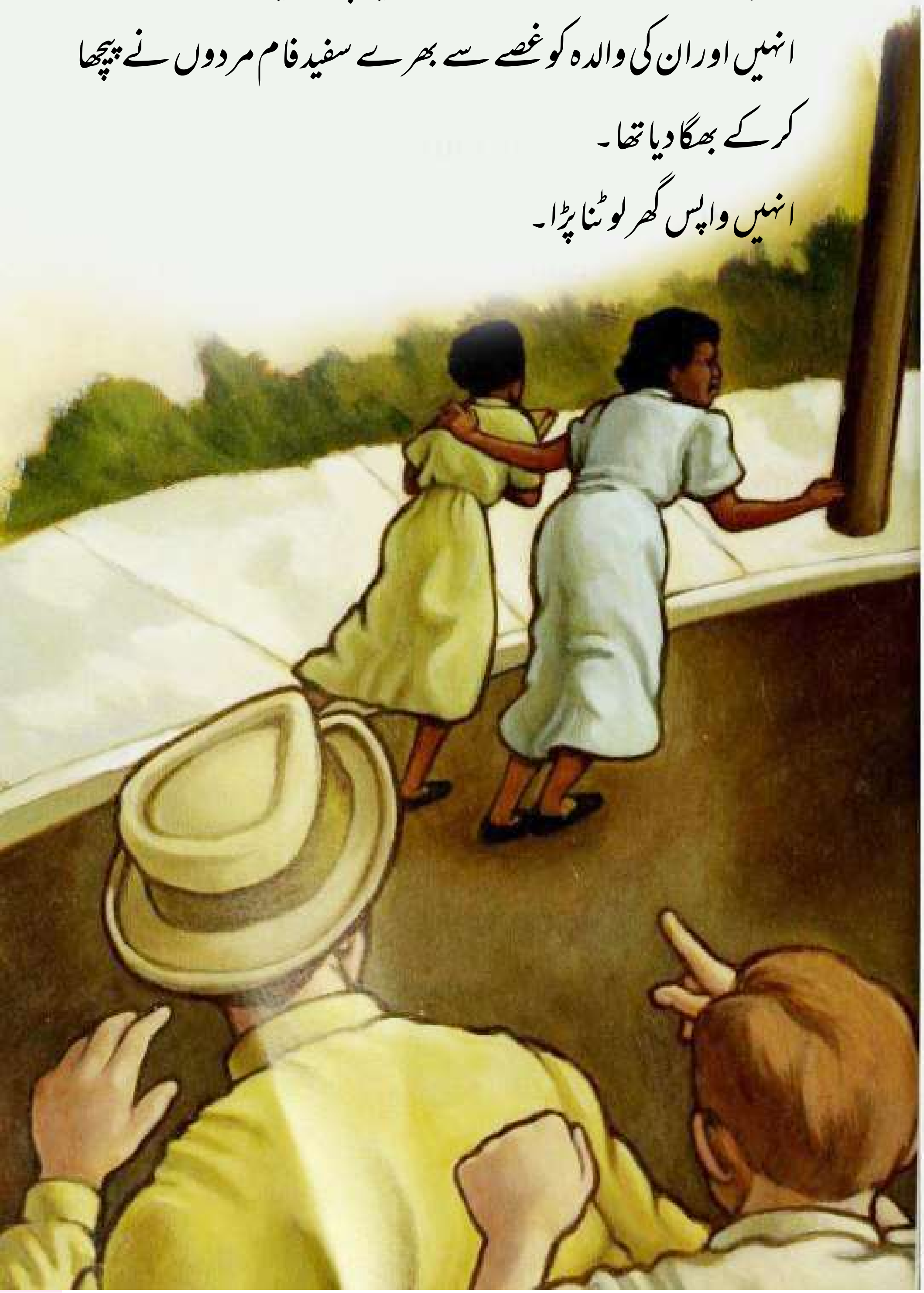
جیسے ہی یہ گروپ اسکول کے قریب پہنچا،
انہوں نے لوگوں کا ہجوم دیکھا۔
جو چہرے انہیں گھور رہے تھے وہ غصے اور نفرت سے بھرے ہوئے تھے۔
لوگوں نے ان پر چلایا اور انہیں برا بھلا کہا۔
لیکن طلباء پیدل چلتے رہے۔

جب طلباء فوجیوں کے پاس پہنچے،
تو انہیں گھر جانے کے لیے کہا گیا۔
انہیں بتایا گیا کہ وہ اسکول کے اندر نہیں جا سکتے۔
افسوس کے ساتھ، وہ مڑے اور چلے گئے۔

میلبہ پٹیلو ملاقات کی جگہ تک پہنچ بھی نہیں پائی تھیں۔

انہیں اور ان کی والدہ کو غصے سے بھرے سفید فام مردوں نے پیچھا کر کے بھگا دیا تھا۔

انہیں واپس گھر لوٹنا پڑا۔





الزبتھ ایکفورڈ کے لیے حالات اس سے بھی زیادہ خراب تھے۔

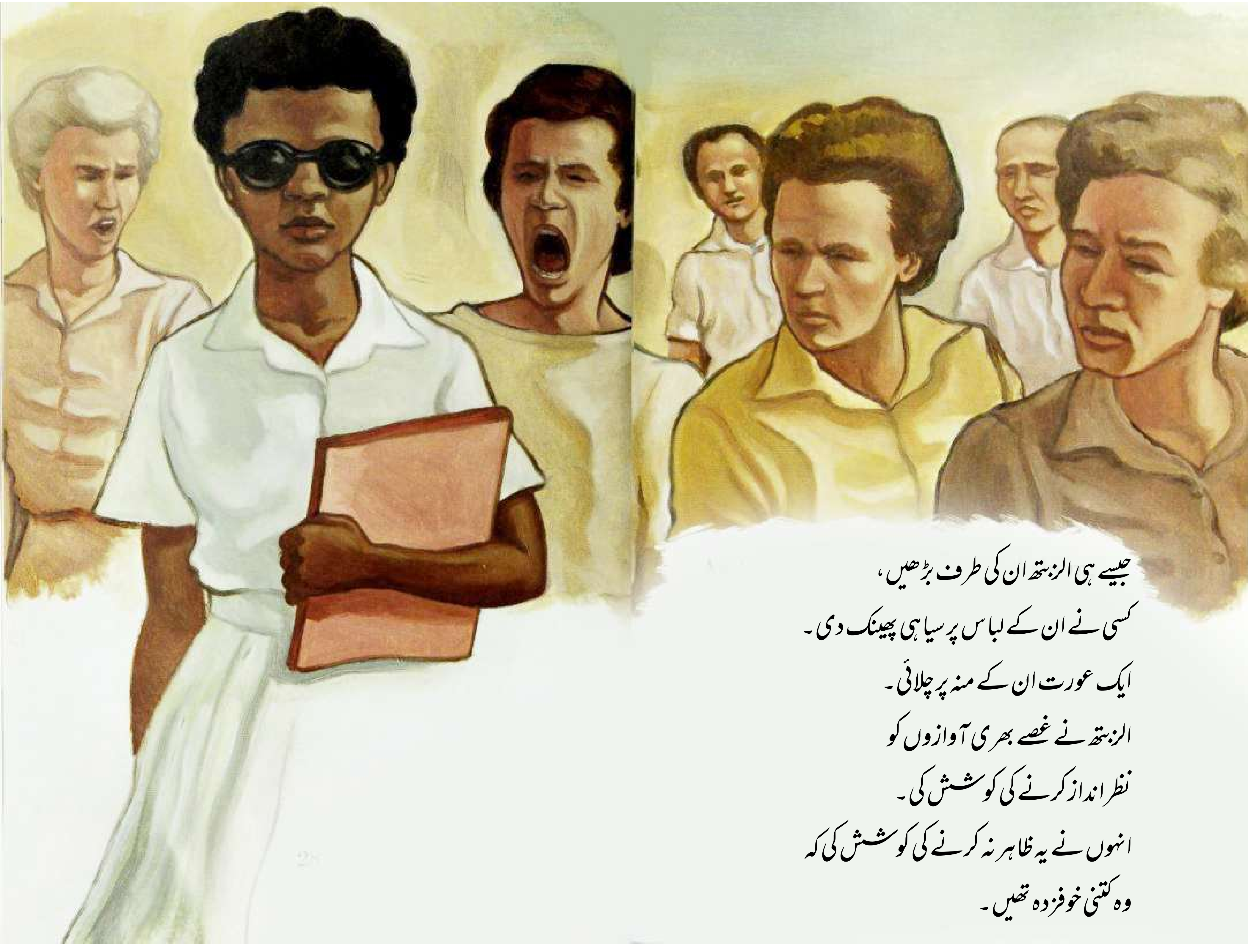
انہیں کبھی یہ پیغام نہیں ملا تھا کہ دوسروں سے کہاں ملنا ہے۔

اپنے خاندان کے ساتھ دعا کرنے کے بعد، وہ اکیلی بس میں بیٹھ کر اسکول گئیں۔

جب وہ بس سے اتریں، تو انہیں صرف غصے سے بھرا ہجوم ہی نظر آیا۔

پھر انہوں نے اسکول کے پاس کھڑے فوجیوں کو دیکھا۔

انہوں نے سوچا کہ وہ ان کی حفاظت کریں گے۔



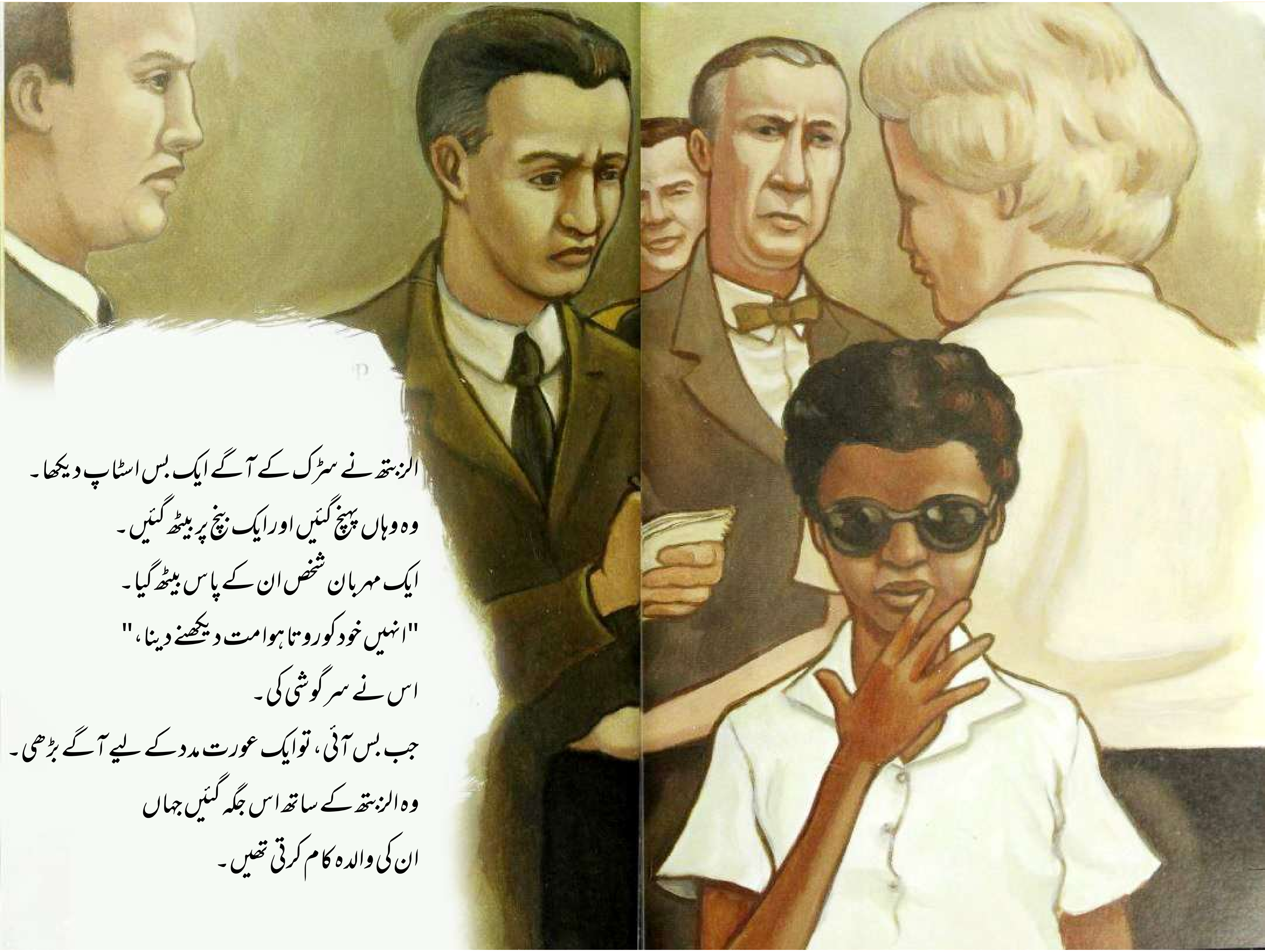
جیسے ہی الزبتھ ان کی طرف بڑھیں،
کسی نے ان کے لباس پر سیاہی پھینک دی۔
ایک عورت ان کے منہ پر چلائی۔
الزبتھ نے غصے بھری آوازوں کو
نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔
انھوں نے یہ ظاہر نہ کرنے کی کوشش کی کہ
وہ کتنی خوفزدہ تھیں۔



آخر کار وہ فوجیوں کے پاس پہنچ گئیں۔
انہیں آگے جانے دینے کے بجائے،
انہوں نے ان کا راستہ روک دیا۔
انہوں نے اپنی بندوقیں ان کی طرف تان لیں۔
وہ ان کے ساتھ نہیں تھے۔



اپنے دھوپ کے چشمے کے پیچھے،
الزبتھ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔
وہ مڑیں اور وہاں سے چل دیں۔
ہجوم میں موجود لوگ ان کے بالکل قریب آ گئے۔
کسی نے نعرہ لگایا، "اسے پکڑو!"



الزبتھ نے سڑک کے آگے ایک بس اسٹاپ دیکھا۔
وہ وہاں پہنچ گئیں اور ایک بنچ پر بیٹھ گئیں۔
ایک مہربان شخص ان کے پاس بیٹھ گیا۔
"انہیں خود کو روتا ہوا مت دیکھنے دینا،"
اس نے سرگوشی کی۔
جب بس آئی، تو ایک عورت مدد کے لیے آگے بڑھی۔
وہ الزبتھ کے ساتھ اس جگہ گئیں جہاں
ان کی والدہ کام کرتی تھیں۔



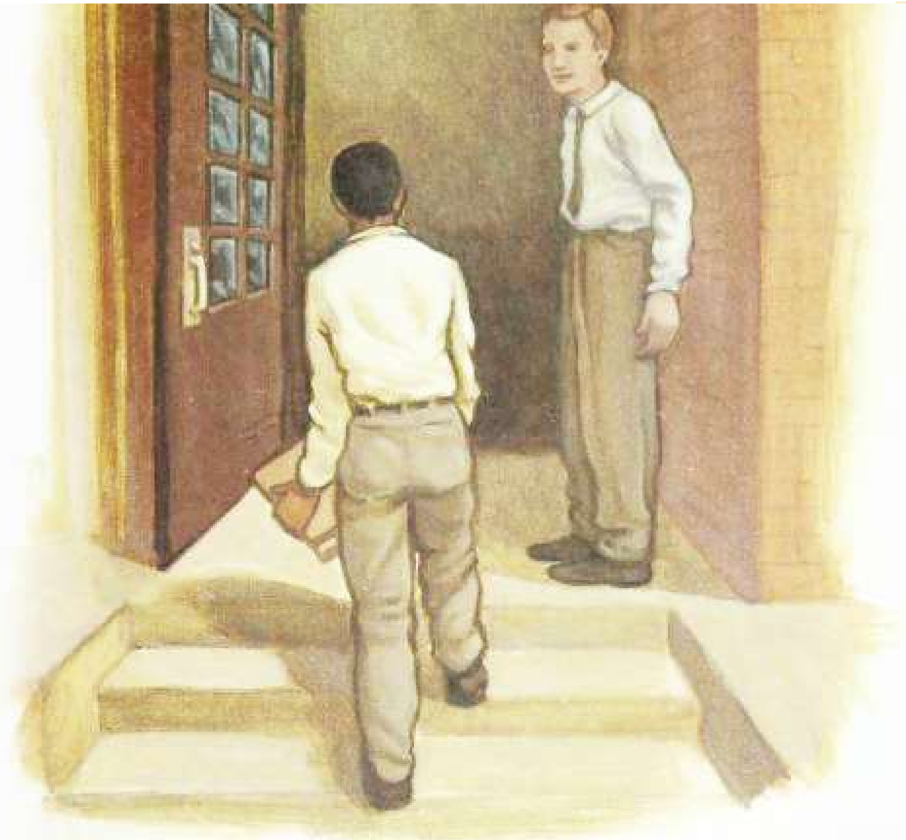


تین ہفتوں تک ،
فوجیوں اور غصے سے بھرے ہجوم نے سیاہ فام طلباء کو سینٹرل
ہائی سے دور رکھا۔
طلباء کو اپنے اسکول کا کام ڈیزی بیٹس کے گھر پر کرنا پڑا۔
ان کے لیے ہمت ہارنا اور اپنے پرانے اسکولوں میں واپس جانا
آسان ہوتا۔
لیکن وہ جانتے تھے کہ
وہ جو کچھ کر رہے تھے وہ درست تھا۔

پھر ایک دن فوجی چلے گئے۔
"اب آگے کیا ہوگا؟"
الزبتھ نے پوچھا۔
"اسکول کے لیے تیار ہو جاؤ،" مسز بیٹس نے کہا۔

معمول کے مطابق، سینٹرل ہائی کے سامنے والے دروازوں کے پاس لوگوں کا ایک ہجوم انتظار کر رہا تھا۔

پولیس والوں نے سیاہ فام طلباء کو ایک سائیڈ کے دروازے کی طرف بھیجا جہاں ہجوم انہیں نہ دیکھ سکے۔





اندر، لوگوں نے طلباء کو ان کے کلاس رومز تلاش کرنے میں مدد کی۔

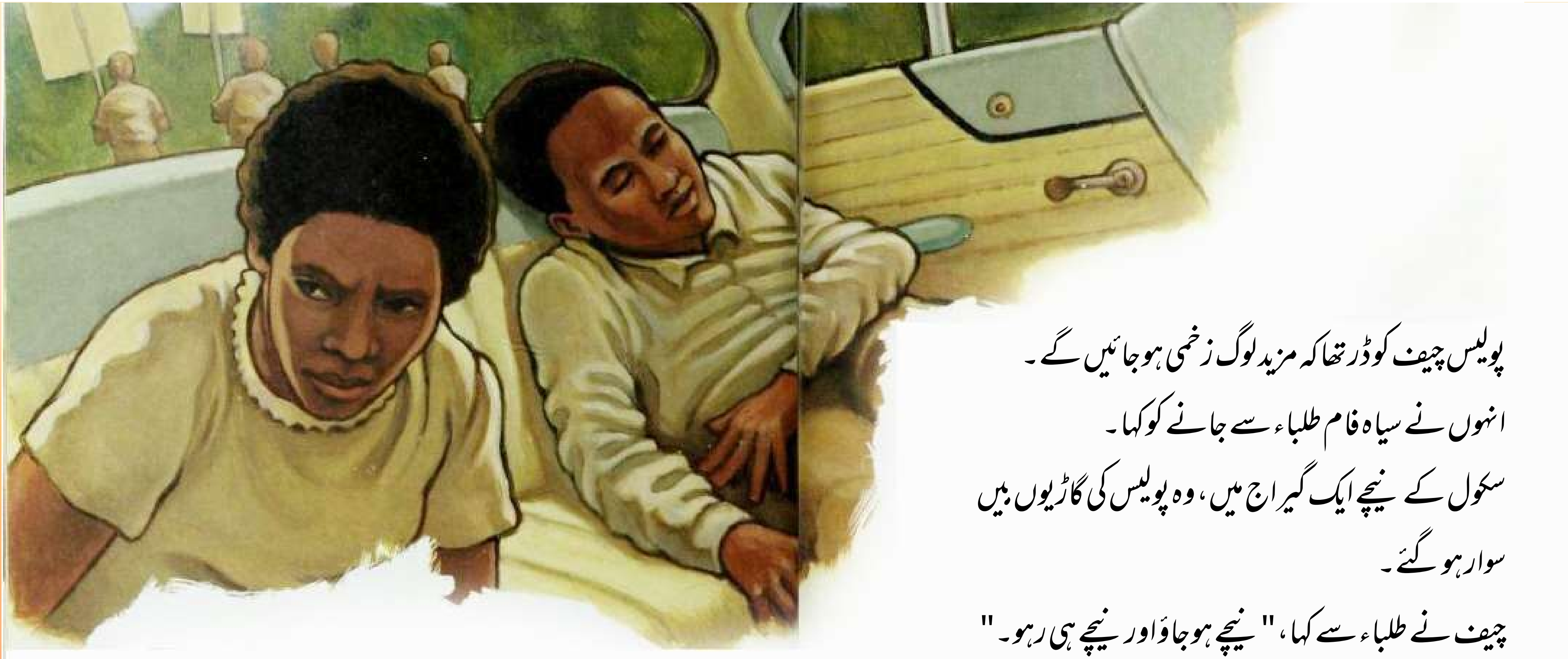
تھلما کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔

کوئی انہیں آفس لے گیا۔

لیکن وہ گھر جانا نہیں چاہتی تھیں۔

انہوں نے اندر آنے کے لیے بہت لمبا انتظار کیا تھا۔

"میں اب ہار نہیں مانوں گی،" انہوں نے کہا۔



پولیس چیف کوڈر تھا کہ مزید لوگ زخمی ہو جائیں گے۔
انہوں نے سیاہ فام طلباء سے جانے کو کہا۔
سکول کے نیچے ایک گیراج میں، وہ پولیس کی گاڑیوں بیں سوار ہو گئے۔
چیف نے طلباء سے کہا، " نیچے ہو جاؤ اور نیچے ہی رہو۔ "
انہوں نے ڈرائیوروں سے کہا، "کسی بھی چیز کے لیے مت رکنا۔ "
گاڑیاں تیزی سے روانہ ہو گئیں۔
کچھ گھنٹوں کے لیے، سیاہ فام طلباء سینٹرل ہائی میں رہے تھے۔
لیکن انہیں وہاں رہنے کی اجازت نہیں دی گئ تھی۔

جب ہجوم کو معلوم ہوا کہ سیاہ فام طلباء اندر ہیں،
تو وہ بہت غصے میں آ گئے۔
انہوں نے باہر موجود
کچھ نامہ نگاروں (رپورٹرز) کو مارا پیٹا۔
طلباء اپنے کلاس رومز میں بیٹھے چیخیں سن سکتے تھے۔



ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کے صدر،
ڈوائٹ آئزن ہاور، بھی غصے میں تھے۔
انہوں نے کہا کہ کوئی بھی ہجوم امریکی بچوں کو
اسکول سے باہر نہیں رکھ سکتا۔
انہوں نے لٹل راک میں فوجیوں کا ایک نیا گروپ بھیجا۔
ان کا کام سیاہ فام طلباء کو سینٹرل ہائی اسکول
کے اندر جانے دینا تھا۔

پورے ملک میں نیوز پروگرامز لٹل راک بیں ہونے والے
واقعات کے بارے میں بات کر رہے تھے۔
بہت سے امریکی اس بات پر غصے میں تھے۔
انہوں نے طلباء کو خطوط بھیجے، جس بیں انہیں اپنے قصبوں
کے اسکولوں میں آنے کی دعوت دی گئی تھی۔

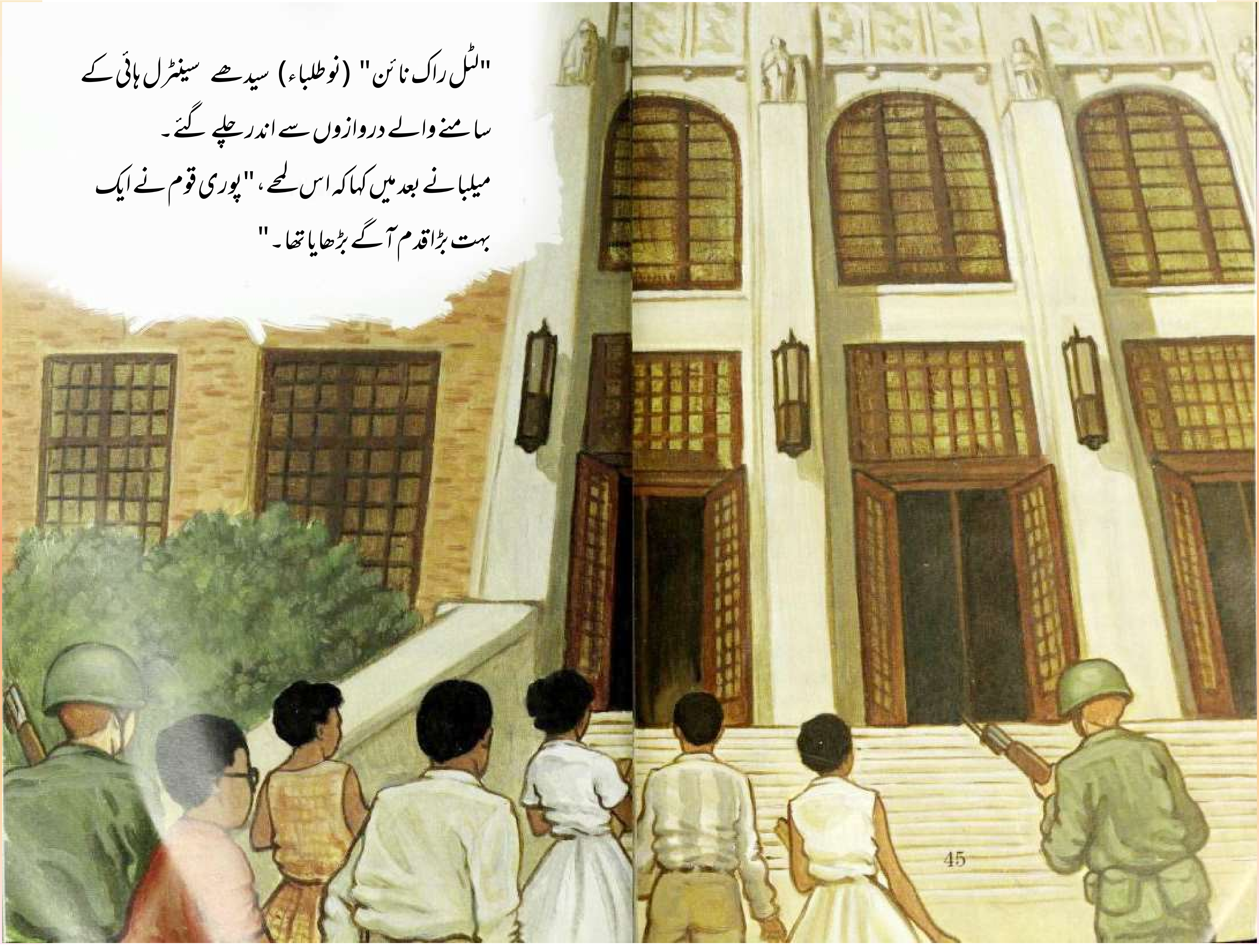


اگلے دن، ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کی فوج لٹل راک پہنچ گئی۔
بدھ کی صبح، فوجیوں نے مسز بیٹس کے سامنے والے دروازے پر دستک دی۔
انہوں نے کہا، "ہم طلباء کے لیے تیار ہیں۔"



اس دن نو طلباء فوج کی گاڑی میں اسکول گئے۔
اوپر ہیلی کاپٹروں میں فوجی موجود تھے۔
ہر طرف فوجی ہی فوجی تھے۔
وہ ارنسٹ، الزبتھ اور دیگر طلباء کے ساتھ مارچ کرتے ہوئے اسکول کی اگلی سیڑھیوں تک گئے۔
منی جین نے کہا کہ اس سے وہ خود کو ایک سچی امریکی محسوس کرنے لگی۔
ارنسٹ نے کہا کہ اس نے اسے ایک "بہت بڑا احساس" دیا۔

"لٹل راک نائن" (نوطلباء) سیدھے سینٹرل ہائی کے سامنے والے دروازوں سے اندر چلے گئے۔
میلبا نے بعد میں کہا کہ اس لمحے، "پوری قوم نے ایک بہت بڑا قدم آگے بڑھایا تھا۔"





اگلی قطار: تھیلما مدرشیڈ، الزبتھ ایکفورڈ، میلبا پیٹیلو۔
پچھلی قطار: جیفرسن تھامس، ارنسٹ گرین، مینیجن براؤن۔ کارلوٹا والز، ٹیرنس رابرٹس، گلوریا رے۔

خاتمہ(Afterword)

کچھ عرصے کے لیے، فوجی "لٹل راک نائن" (نو طلباء) کے ساتھ ان کی تمام کلاسوں میں جاتے رہے۔ زیادہ تر طلباء یا تو ان کے ساتھ اچھے تھے یا ان پر زیادہ توجہ نہیں دیتے تھے۔ لیکن کچھ ایسے بھی تھے جو سیاہ فام طلباء کی وہاں موجودگی پر اب بھی غصے میں تھے، اور وہ بہت بدتمیز تھے۔

کچھ مہینوں کے بعد، زیادہ تر فوجی چلے گئے، اور حالات مزید خراب ہو گئے۔ شرپسند عناصر سیاہ فام طلباء کو برے ناموں سے پکارتے تھے۔ وہ دوپہر کے کھانے کے وقت ان پر کھانا پھینک دیتے تھے۔ وہ ان پر پنسلیں پھینکتے تھے۔ وہ انہیں ٹھوکریں مارتے اور ان کی کتابیں نیچے گرا دیتے۔

بالآخر گریجویشن (سندِ فراغت) کا دن آگیا۔ ارنسٹ گرین پہلے سینٹرل ہائی سے گریجویٹ ہونے والے پہلے سیاہ فام طالب علم بنے۔ بعد میں انہوں نے کہا، "میں جانتا تھا کہ میں نے وہ حاصل کرلیا ہے جس کے لیے میں وہاں آیا تھا۔ میں نے دیوار میں دراڑ ڈال دی تھی۔"

وہ دیوار نسلی امتیاز کی دیوار تھی، وہ دیوار جس نے سیاہ فام لوگوں اور سفید فام لوگوں کو الگ رکھا تھا۔ ارنسٹ گرین اور دیگر آٹھ طلباء نے یہ دکھا کر دیوار کو توڑنے میں مدد کی کہ سیاہ فام اور سفید فام لوگ ایک ساتھ اسکول جا سکتے ہیں۔

لیکن گورنر فابس اب بھی نہیں سمجھتے تھے کہ یہ درست ہے۔ انہوں نے سیاہ فام اور سفید فام طلباء کو اکٹھے ہونے دینے کے بجائے، 1958-59 کے تعلیمی سال کے لیے لٹل راک کے تمام پبلک ہائی اسکول بند کر دیے۔ سیاہ فام اور سفید فام طلباء کو اپنی تعلیم حاصل کرنے کے لیے دوسرے طریقے تلاش کرنے پڑے۔ میلبا نے اپنے اسکول کا آخری سال کیلیفورنیا میں گزارا، اور منی جین نیویارک چلی گئیں۔ جب خزاں 1959 میں لٹل راک کے اسکول دوبارہ کھلے، تو کارلوٹا اور ٹیرنس سینٹرل ہائی اسکول واپس آ گئے۔ باقی سب اپنے پرانے اسکولوں میں واپس چلے گئے۔ ان سب نے گریجویشن مکمل کی اور کالج اور کامیاب کیریئرز کی طرف بڑھے۔

1987 میں، "لٹل راک نائن" سینٹرل ہائی کا دورہ کرنے واپس آئے۔ اس بار، ان کا استقبال کرنے والے ہجوم نے انہیں ہیروز کی طرح سراہا۔ اسٹوڈنٹ باڈی (طلباء کی تنظیم) کے صدر ایک نوجوان سیاہ فام آدمی تھے۔ لٹل راک کی میئر ایک سیاہ فام خاتون تھیں۔

"لٹل راک نائن" نے دیوار میں دراڑ ڈالنے میں مدد کی۔ اب یہ ہم میں سے ہر ایک پر منحصر ہے کہ ہم ان دیواروں کو گرانا جاری رکھیں جو لوگوں کو الگ رکھتی ہیں۔

اہم تاریخیں۔

17 مئی 1954 - امریکی سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ سیاہ فام اور سفید فام بچوں کے لیے

موسم گرما 1957 - سنٹرل ہائی اسکول میں داخلے کے لیے تمام سیاہ فام اسکولوں سے سترہ طلباء کا انتخاب کیا گیا۔ اگست تک، فہرست کو کم کر کے نو کر دیا گیا۔

2 ستمبر، 1957 (یوم مزدور) - گورنر فوبس نے سینٹرل ہائی کے ارد گرد فوج تعینات کی۔

3 ستمبر 1957 - سیاہ فام طلباء کو اسکول کے پہلے دن گھر رہنے کو کہا گیا۔

4 ستمبر 1957 - سیاہ فام طلباء کو سنٹرل ہائی میں داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے واپس لے لیا گیا۔

23 ستمبر 1957 - سیاہ فام طلباء ایک طرف کے دروازے سے سینٹرل ہائی میں داخل ہوئے، لیکن پولیس نے، ان کی حفاظت کے خوف سے، انہیں گھر لے گئے۔

24 ستمبر 1957 - امریکی فوج کے دستے لٹل راک پہنچے۔

25 ستمبر 1957 - " لٹل راک نائن" امریکی فوجیوں کے ساتھ سامنے والے دروازے سے سینٹرل ہائی میں داخل ہوا۔

27 مئی 1958—ارنسٹ گرین نے سینٹرل ہائی سے